احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون: ۴۴۹ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۸/۴۳ | منگل : ۹ - شعبان ۱۴۱۳ھ، ۲ - تبلیغ ۱۳۷۲ہش، ۲ - فروری ۱۹۹۳ء | نمبر ۲۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرتِ الٰہی کیلئے نیکی میں آگے بڑھنا ضروری ہے

"خدا تعالیٰ کی نصرت انہیں کے شاملِ حال ہوتی ہے۔ جو ہمیشہ نیکی میں آگے ہی آگے قدم رکھتے ہیں۔ ایک جگہ نہیں ٹھہر جاتے اور وہی ہیں جن کا انجام بخیر ہوتا ہے۔ بعض لوگوں کو ہم نے دیکھا ہے کہ ان میں بڑا ذوق اور شدتِ رقت ہوتی ہے۔ مگر آگے چل کر بالکل ٹھہر جاتے ہیں اور آخر ان کا انجام بخیر نہیں ہوتا۔"

(حضرت بانی سلسلہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"دیکھو دنیا بھی آخر مفت تو نہیں مل جاتی۔ دنیا کے وعدے دینے والے بھی تو محنتیں چاہتے ہیں۔ امتحان لیتے ہیں۔ بصورت کامیابی اور پھر عمدہ کارگذاری سے کچھ ملتا ہے۔ اسی طرح اگر وہی محنت دوسرے رنگ میں خدا کے واسطے کی جاوے تو اجر یقینی ہیں۔ نہ دین جاوے اور نہ دنیا۔ بلکہ بیک کرشمہ دوکار والی بات۔ نالے حج نالے وبج کا معاملہ ہو جاوے مگر کم ہیں۔ جو ان باتوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ انسان کو چاہیئے کہ دعا میں لگا رہے اور کسی قدر تبدیلی اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ شاید کہ اللہ تعالیٰ توفیق دیدے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۵۴۹-۵۵۰)

ولادت

محترمہ صاحبزادی امۃ الباسط صاحبہ لکھتی ہیں:

مکرم سید صہیب احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۱۳- نومبر ۱۹۹۳ء بروز جمعہ پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے "حارث شعیب احمد" رکھا ہے۔ نومولود مکرم سید داؤد مظفر شاہ صاحب اور مکرمہ صاحبزادی امۃ الحکیم بیگم صاحبہ کا پوتا اور مکرم محمد اسحٰق صاحب ورک کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت وسلامتی والی لمبی عمر عطا کرے۔

افسوسناک حادثہ

○ مورخہ ۲۹ جنوری ۹۳ء کو مکرم بریگیڈیر افتخار احمد میر صاحب ابن کیپٹن مکرم احمد دین میر صاحب ربوہ سے راولپنڈی بذریعہ کار جا رہے تھے کہ راولپنڈی سے چند کلومیٹر کے فاصلے پر گاڑی الٹ کر گہرے کھڈ میں جا گری۔ اس حادثہ میں بریگیڈیر افتخار میر صاحب کی اہلیہ محترمہ حمیدہ بانو صاحبہ بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ گاڑی میں اُن کے ساتھ سوار اُن کا بیٹا مکرم محمود احمد میر اور بھانجا مکرم قمر عزیز (ربوہ) اور ڈرائیور اور خود بریگیڈیر صاحب زخمی ہیں۔ اور فوجی فاؤنڈیشن ہسپتال راولپنڈی میں داخل ہیں۔ زخمیوں کی حالت خطرے سے باہر ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بریگیڈیر صاحب کی اہلیہ محترمہ کے درجات بلند فرمائے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل بخشے اور جملہ زخمیوں کو جلد صحت کاملہ وعاجلہ سے نوازے۔

درخواستِ دُعا

○ مکرم چوہدری محمود احمد جان صاحب ابن چوہدری احمد جان صاحب سابق امیر ضلع راولپنڈی کے دل کا بائی پاس اپریشن مورخہ ۲۸ جنوری بروز جمعرات لندن کے ہسپتال میں ہوا ہے۔

احباب ان سب کی کامل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

سچائی اختیار کرنے سے دوسری نیکیوں کی توفیق ملتی ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

"سچائی ایک ایسی چیز ہے جس کے ذریعہ دوسری بہت سی نیکیوں کی توفیق ملتی ہے۔ جب انسان سچائی کو اختیار کر لیتا ہے تو وہ اپنے اخلاق کو بہتر بنانے کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے جن اخلاق کو وہ خدا تعالیٰ سے نہ ڈر کر خراب کر رہا تھا انہیں بندوں کے ڈر کی وجہ سے اچھا بنانے لگ جاتا ہے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ دنیا میں سچائی کی قیمت سب سے کم ہے۔ جب بھی کوئی شخص بات کرتا ہے۔ تو وہ اصل بات کو چھپانے کی کوشش کرتا ہے۔ میں اپنے گردوپیش کے افسروں کو دیکھتا ہوں کہ جب ان سے سوال کیا جائے تو وہ "ہاں" یا "نہ" میں جواب نہیں دیتے مثلاً اگر ان سے پوچھا جائے کہ کیا آپ فلاں جگہ گئے تھے تو وہ یہ جواب نہیں دیں گے کہ ہم وہاں گئے تھے یا نہیں گئے تھے۔ وہ "ہاں" اس لئے نہیں کہتے کہ سستی کی وجہ سے انہوں نے کام نہیں کیا۔ اور جہاں انہیں جانے کے لئے کہا گیا تھا۔ وہاں نہیں گئے اور "نہیں گئے" اس لئے نہیں کہتے کہ ان کا جرم پکڑا گیا ہے وہ ہمیشہ یہ کہتے ہیں کہ حضور اصل بات یہ ہے کہ فلاں نے فلاں بات کی تھی اور اس کا مطلب اصل میں یوں تھا۔ میں نے اس سے یہ سمجھا۔ اور اس طرح لمبی بات کرنی شروع کر دیں گے۔ وہ سیدھا یہ نہیں کہیں گے کہ میں فلاں جگہ نہیں گیا۔ بلکہ بات کو چھپانے کی کوشش کریں گے۔ اگر جواب "ہاں" ہوتا ہے تو وہ ہاں میں جواب نہیں دیتے اور اگر جواب "نہیں" ہوتا ہے تو وہ "نہیں" میں جواب نہیں دیتے۔ یہ ثبوت ہوتا ہے اس بات کا کہ وہ اپنی سستی پر پردہ ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ حالانکہ اپنی سستی پر پردہ ڈال کر بات تو ہو جاتی ہے لیکن اصلاح نہیں ہو سکتی۔ حالانکہ سچائی ایک ایسی چیز ہے جس سے اخلاق کی اصلاح ہوتی ہے اور قوم کی اصلاح ہوتی ہے پس آپ لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ آپ سچائی اختیار کریں۔ اور یہ کوئی مشکل بات نہیں آخر دُنیا میں ہزاروں ہزار راستباز گزرے ہیں۔ اس لئے یہ کوئی ایسی بات نہیں جو نہیں ہو سکتی تم فیصلہ کر لو کہ ہم نے سچ بولنا ہے۔ چاہے اس کے بدلہ میں ہم ذلیل ہوں۔ شرمندہ ہوں یا ہمیں کوئی اور نقصان اٹھانا پڑے۔ پھر دیکھو تمہارے اخلاق کی کتنی جلدی درستی ہو جاتی ہے۔ پس میں ان مختصر الفاظ میں جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ سچائی کو اختیار کریں۔ بات مختصر ہے لیکن ہے بہت بڑی۔ کہنے کو تو یہ ایک منٹ میں کہی جا سکتی ہے لیکن نتیجہ اس کا صدیوں کی بھلائی اور قومی ترقی ہے۔"

(از خطبہ فرمودہ ۶ فروری ۱۹۵۳ء)

طبیب کے واسطے بھی مناسب ہے کہ اپنے بیمار کے واسطے دُعا کیا کرے کیونکہ سب ذرہ ذرہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔

(حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲- تبلیغ ۱۳۷۲ ہش ۔ ۲- فروری ۱۹۹۳ء

خوش قسمتی ـ خدا تعالیٰ کی رضا

دنیا کی ہر اچھی بات کے حصول کو اور ہر بُری بات سے بچاؤ کو اگر صرف ایک لفظ سے ظاہر کرنا ہو تو خوش قسمتی کہہ سکتے ہیں۔ راحت مل جائے۔ دولت مل جائے۔ عزّت مل جائے۔ تو اسے خوش قسمتی کہتے ہیں۔ اسی طرح کسی خطرہ سے محفوظ ہو جائیں کسی حادثہ سے بچ جائیں۔ تو اسے بھی خوش قسمتی کہتے ہیں اور ہر شخص چاہتا ہے۔ کہ وہ خوش قسمت ہو۔ اور ہر شخص کوشش کرتا ہے کہ اس کے خوش قسمتی کے سامان پیدا ہوں۔ اور ایسی خواہش میں کوئی بُرائی بھی نہیں ہے۔ آخر اس کے خلاف کون خواہش کر سکتا ہے۔ کون کہے گا کہ اسے راحت نہ ملے۔ دولت نہ ملے۔ عزّت نہ ملے۔ اسے حادثات پیش آتے رہیں۔ اس کے کام نہ بنیں۔

لیکن ایک بات غور طلب ہے اور وہ یہ ہے کہ زندگی ایک تسلسل ہے۔ صرف ایک واقعہ یا ایک لمحاتی کیفیت کا نام نہیں۔ ایک کے بعد دوسرا واقعہ ہوتا ہے اور دوسرے کے بعد تیسرا اور یہ واقعات بعض اوقات بلکہ اکثر اوقات۔ مختلف النوع ہوتے ہیں۔ راحت ملتی ہے اور چھن جاتی ہے۔ دولت مل جاتی ہے اور لُٹ جاتی ہے۔ عزّت ملتی ہے اور پھر خاک میں مل جاتی ہے۔ اس طرح ایک حادثے سے انسان بچ نکلتا ہے تو ایک اور منہ کھولے کھڑا ہوتا ہے۔ ایک مشکل سے بچتا ہے تو دوسری مشکل آ گھیرتی ہے۔ غرضیکہ زندگی ایک تسلسل کا نام ہے۔ اور کسی ایک بات کو یا ایک کیفیت کو دوام اس کے اختیار میں نہیں ہے۔

اس لئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے۔ فرماتے ہیں کہ:

"خوش قسمت وہ شخص نہیں ہے جس کو دنیا کی دولت ملے۔ اور وہ اس دولت کے ذریعہ ہزاروں آفتوں اور مصیبتوں کا مورد بن جائے بلکہ خوش قسمت وہ ہے جس کو ایمان کی دولت ملے۔ اور وہ خدا کی ناراضگی اور غضب سے ڈرتا ہے اور ہمیشہ اپنے آپ کو نفس اور شیطان کے حملوں سے بچاتا رہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی رضا کو وہ اس طرح حاصل کر لے گا۔"

گویا کہ زندگی جو ایک تسلسل ہے اس میں مسلسل خوش قسمت رہنے کا ایک ہی طریق ہے۔ اور وہ ہے خدا کی رضا کا حصول۔ جسے خدا کی رضا حاصل رہے وہ ہمیشہ اچھی باتیں حاصل کرتا رہے گا اور بُری باتوں سے بچتا رہے گا۔ اور یہی حقیقی خوش قسمتی ہے۔

کاش دنیا کا یہ طریقہ ہو
ہر حکومت کو یہ رہے معلوم
کوئی قانون ہو اگر مبہم
خوشدلی سے کریں اسے معدوم

ابوالاقبال

○

مَیں ہی تو نہیں پگھل رہا تھا
اس کا بھی لباس جل رہا تھا

وہ جا بھی چکا تھا مجھ سے مل کر
مَیں تھا کہ ابھی سنبھل رہا تھا

گلشن کا نہ تھا قصور اس میں
موسم ہی نہیں بدل رہا تھا

اس شور زمیں میں پیڑ غم کا
جیسا بھی تھا پھول پھل رہا تھا

دریا کو تھا پی چکا سمندر
ساحل کو بھی اب نگل رہا تھا

جنّت کا شجر تھا اور اس کے
سائے میں گناہ پل رہا تھا

مَیں ہی نہ رواں تھا اپنے ہمراہ
وہ بھی مرے ساتھ چل رہا تھا

آیا تھا وہ آئینوں سے مل کر
زخمی تھا مگر سنبھل رہا تھا

دل تھا کہ اسے قریب پا کر
بچّوں کی طرح مچل رہا تھا

رونا تو وہ چاہتا تھا لیکن
آنسو ہی نہیں نکل رہا تھا

سردی تھی کہ بڑھ رہی تھی مضطرؔ
سورج تھا کہ پھر بھی ڈھل رہا تھا

چوہدری محمد علی

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ - الثانی

علمی مسائل

اس آیت میں پہلی آیت کے مضمون کو مکمل کیا ہے پہلی آیت میں تو یہ بتایا تھا کہ کہ عبادت صرف رب کی اور اس رب کی جس نے تم کو پیدا کیا ہو اور تمہارے آباء کو بھی پیدا کیا ہو صحیح ہو سکتی ہے کیونکہ وہی تمہاری قوتوں کی صحیح راہنمائی کر سکتا ہے۔ اب اس آیت میں بتاتا ہے کہ آسمان و زمین بھی خدا تعالیٰ نے بنائے ہیں اور ظاہر ہے کہ انسانی اعمال کا وجود ان اشیاء سے پیدا ہوتا ہے جو اس کے گردو پیش ہیں۔ آخر انسانی عمل کس چیز کا نام ہے۔ اس کی تجارت، اس کی زراعت، اس کی صنعت و حرفت، اس کی سیر و سیاحت۔ یہی اعمال ہیں جو انسان بجا لاتا ہے اور یہ سب امور زمین و آسمان اور ان کی تاثیرات سے پیدا ہوتے ہیں۔ پس وہی ہستی انسان کے اعمال کو صحیح راستے پر چلا سکتی ہے جو زمین و آسمان اور ان کی تاثیرات کو پیدا کرنے والی ہے۔ دوسری کوئی ہستی اس بارہ میں کامل ہدایت نہیں دے سکتی۔ کیونکہ وہ بوجہ ان اشیاء کی خالق نہ ہونے کے ان کی تاثیرات اور قوتوں کی پوری طرح واقف نہیں ہو سکتی۔ نہ وہ ان اشیاء کو انسان کی مدد پر لگا سکتی ہے۔ کیونکہ اسے ان پر کوئی اختیار حاصل نہیں۔ پس فرمایا کہ اس خدا کی عبادت کرو جس نے زمین کو تمہارے لئے فراش کے طور پر بنایا ہے۔ یعنی ایسا بنایا ہے کہ اس سے تم فائدہ اٹھا سکتے ہو اور اس میں آرام کر سکتے ہو۔

جیسا کہ حل لغات میں بتایا جا چکا ہے۔ فراش سے مراد اس طرح پھیلاتے کے ہیں کہ اس پر آرام کیا جا سکے۔ پس زمین کو فراش کی طرح بنانے کے یہ معنی ہیں کہ اس میں انسان کے آرام کے سامان پیدا کئے گئے ہیں۔ لیکن یہ ظاہر ہے کہ زمین پر ہر قسم کا تصرّف انسان کے آرام کا موجب نہیں ہوتا۔ یہی زمین انسان کی ہلاکت کا موجب بھی ہو جاتی ہے۔ پس زمین کی طاقتوں سے فائدہ اٹھانے کے لئے بھی کسی قاعدہ اور دستور کی ضرورت ہے اور وہی قاعدہ اور دستور سب سے زیادہ مناسب ہو سکتا ہے جو زمین کے پیدا کرنے والے کی طرف سے مقرر کیا جائے۔ اسی طرح آسمان کو بطور چھت کے بنایا گیا ہے۔ یعنی حفاظت کا ذریعہ سورج اور چاند اور ستاروں کی روشنیاں کس طرح ہزاروں فائدے انسان کو پہنچا رہی ہیں۔ مگر ان کی مخالف تاثیرات بھی ہیں جو انسان کے اخلاق و عادات پر اثر ڈالتی ہیں، ہزاروں بیماریاں اور حادثات اجرام فلکی کے دوروں سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سائنس دان تسلیم کریں یا نہ کریں۔ دنیا پر بعض ایسے حوادث آتے ہیں جو زمینی تغیرات کی طرف منسوب نہیں ہو سکتے۔

مثلاً میں نے دیکھا ہے کہ بعض ایام میں عورتیں کثرت سے اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوتی ہیں۔ بعض ایام میں لڑکیوں کی پیدائش کی کثرت ہوتی ہے اور بعض میں لڑکوں کی۔ بعض ایام میں تکلیف دہ زچگی کی شکایات بڑھ جاتی ہیں۔ بعض ایام میں دیکھا گیا ہے کہ ہڈی ٹوٹنے کے حادثات کثرت سے ہوتے ہیں بعض ایام میں ریلیں کثرت سے ٹکراتی ہیں ان تغیرات کو محض حادثہ نہیں قرار دیا جا سکتا۔ کیونکہ آخر اس کی کوئی وجہ ہونی چاہئے کہ کیوں بعض ایام میں گر کر سر کو چوٹ آنے کے حادثات زیادہ ہوتے ہیں اور بعض ایام میں گر کر لاتوں کو زیادہ ضربیں آتی ہیں۔ میں نے اپنے ہسپتال کے ڈاکٹر صاحب سے اس کا ذکر کیا اور انہوں نے اس کا خیال رکھا تو بعد میں کئی دفعہ اس کی رپورٹ کی کہ آج فلاں حادثہ کے مریض کثرت سے آ رہے ہیں۔ حالانکہ وہ تکلیفیں بیماریوں کا نتیجہ نہ تھیں کہ انہیں وبا کہا جائے۔ بلکہ حادثات تھے جو ایک ہی صورت میں ظاہر ہوئے اور لطیفہ یہ کہ چوٹوں کے مریض آنے شروع ہوئے تو کبھی پے در پے سر کی چوٹوں کے مریض آئے اور کبھی پے در پے لاتوں کی چوٹوں کے مریض آئے۔ اس تجربہ کے بعد انہوں نے تسلیم کیا کہ واقعہ میں یہ امر ایک حیرت انگیز قانونِ قدرت کے مخفی اثرات پر دلالت کرتا ہے۔

غرض علاوہ اس کے کہ بارشوں خشک سالی کھیتوں کے پکنے یا موسمی تغیرات کا تعلق اجرام فلکی سے ہے حوادث اور بعض غیر متعدی بیماریوں کا تعلق بھی اجرام فلکی سے ہے۔ چنانچہ میں نے یہ تجربہ کیا ہے کہ جس علاقے میں پورا چاند گرہن ہو۔ اس علاقہ میں اور اس موسم میں زچگی کی تکالیف بہت زیادہ نمایاں طور پر پیدا ہو جاتی ہیں میں نے کئی دفعہ دوستوں کو اس طرف توجہ دلائی ہے اور بعد میں اسی طرح مشاہدہ کیا ہے۔ پس ان امور سے ایک عام اندازہ اس امر کا کیا جا سکتا ہے کہ زمین و آسمان مل کر سارے عالم پر مختلف اثرات ڈالتے ہیں اور اسی قسم کے بعض مشاہدات سے بعض لوگ اس وہم میں مبتلا ہو گئے ہیں کہ سورج چاند، ستارے بھی خدائی میں شریک ہیں اور ان کے خوش کرنے کے لئے کئی قسم کی عبادات بجا لاتے ہیں۔ مگر یہ سب وہم ہیں جو انسان کو انسانیت سے گرا کر حیوانیت کے مقام تک پہنچا دیتے ہیں۔ اصل حقیقت تو ان تاثیرات میں صرف اس قدر ہے کہ انسان اس تمام کائنات کو ایک طبعی مؤثر اپنے اعمال اور قویٰ پر سمجھے اور اللہ تعالیٰ کی مدد اور اس کی اعانت کا طالب ہو۔ تاکہ اپنے علم سے کام لینے کے بعد جن باتوں کا اسے علم نہیں ان میں خدا تعالیٰ کی مدد اس کی راہنمائی کرے۔ اور اس کی غیبی حفاظت کے سامان کرے۔ ورنہ اس قسم کے امور کو دیکھ کر اجرام فلکی کی عبادت کرنی تو ایسی ہی ہے جیسے کوئی طاعون کے کیڑوں یا ہیضہ کے کیڑوں کی عبادت شروع کر دے اور افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے ملک کے بعض جاہل ان چیزوں کی عبادت کر بھی رہے ہیں۔ چنانچہ چیچک کی دیوی کی عبادت تو ہمارے ملک میں مشہور ہے۔ اس وہم کی بناء پر ہمارے ملک میں چیچک کا نام نہیں لیتے بلکہ اسے ماتا یعنی ماں کہتے ہیں تاکہ وہ مزعومہ دیوی خوش ہو کر ماتا کہنے والے ماں باپ کی اولاد کو چھوڑ دے۔ (اللہ تعالیٰ اس سے پناہ میں رکھے)۔

غرض اس آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ زمین اور آسمان میں اللہ تعالیٰ نے انسان کے آرام کے سامان پیدا کئے ہیں۔ لیکن یہ سب سامان ظاہر نہیں ان میں سے ظاہر بھی ہیں اور مخفی بھی۔ پس انسان کو اس دنیا کے پیدا کرنے والے رب سے تعلق پیدا کرنا چاہئے تاکہ وہ ان سے صحیح فائدہ اٹھانے کی توفیق دے۔ اور ان کی مخفی مضرتوں سے محفوظ رکھے۔ کیونکہ انسان ساری تدبیریں کر لینے کے بعد بھی ارضی و سماوی تغیرات کے ضرروں سے کامل طور پر نہیں بچ سکتا۔ خدا تعالیٰ ہی پوری طرح اس کی حفاظت کر سکتا ہے اللہ تعالیٰ کے انبیاء کو دیکھو لوگ ان کے تباہ کرنے کے لئے کیسے جتن کرتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ ان کی سب تدبیروں کو باطل کر دیتا ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ان کے دشمنوں نے طرح طرح کے حملے کئے۔ آپ کو زہر دینے کی کوشش کی گئی مگر آپ کے ایک ساتھی تو شہید ہو گئے۔ لیکن آپ جن کو زہر دینے کی اصل کوشش تھی محفوظ رہے۔ آپ پر خفیہ کمینوں میں بیٹھ کر حملہ کرنے کی کوشش کی گئی مگر دشمن ناکام رہا۔ علیحدگی میں آپ پر حملہ کرنے کی تدبیر کی گئی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے وہاں بھی دشمن کو نامراد رکھا۔ گھر بلا کر اُوپر سے پتھر پھینکنے کا منصوبہ یہود نے کیا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے الہام سے خبردار کر دیا اور دشمن کو شرارت کا اقرار کرنا پڑا۔ غار ثور میں دشمن سر پر پہنچ کر جس طرح لوٹا آج تک دنیا اس پر حیران ہے یہ سب کچھ زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے خدا کے فضلوں سے ہوا۔ آپ نے اس سے تعلق جوڑا تو اس نے آپ سے جوڑا۔ اور سارے عالم کو آپ کی خدمت میں لگا دیا۔

واقفین بچوں میں سخت جانی اور اطاعت کی عادت ڈالیں

حضور نے فرمایا:

”واقفین بچوں میں سخت جانی کی عادت ڈالنا، نظام جماعت کی اطاعت کی بچپن سے عادت ڈالنا، اطفال الاحمدیہ سے وابستہ کرنا، ناصرات سے وابستہ کرنا، خدام الاحمدیہ سے وابستہ کرنا بھی بہت ضروری ہے، انصار اللہ کی ذمہ داری تو بعد میں آئے گی لیکن ۱۵ سال کی عمر تک، خدام کی حد تک تو آپ تربیت کر سکتے ہیں، خدام کی حد تک اگر تربیت ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھر انصار کی عمر میں بگڑنے کا امکان شاذ کے طور پر ہی کوئی ہو گا۔ ورنہ جتنی لمبی نالی سے گولی چلائی جائے اتنی دیر تک سیدھی رہتی ہے، خدام کی حد تک اگر تربیت کی نالی لمبی ہو جائے تو خدا کے فضل سے پھر موت تک وہ انسان سیدھا ہی چلے گا۔“

(خطبہ فرمودہ ۱۰ فروری ۱۹۸۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ——— نون۔ سین

صومالیہ میں امن

اقوامِ متحدہ اور صومالی ذرائع نے بتایا ہے کہ ایتھوپیا کے زیرِ اثر صومالیہ کے جنگی سردار محمد فارح آئیدید نے دباؤ قبول کرتے ہوئے دوسرے دھڑے سے امن کا معاہدہ کر لیا ہے۔ لیکن اس کے بالمقابل جو دھڑا ہے اس نے اس بات پر شک وشبہ کا اظہار کیا ہے کہ یہ امن دیر تک قائم رہ سکتا ہے۔ اس دھڑے کا خیال ہے کہ اس معاہدے کے چند ہی روز بعد آئیدید لڑائی پر پھر آمادہ ہو جائے گا۔ محمد فارح زیاد جو مورو ساڈے قبیلے کے سردار ہیں جن کی فوج نے آئیدید کا مقابلہ کیا نے کہا کہ سوائے اسکے کہ وہ موگا دیشو واپس چلے جائیں۔ آئیدید جنگ سے باز نہیں آسکتے۔ ذرائع نے بتایا ہے کہ آئیدید نے حبشہ کے صدر میلیس زناوی سے خفیہ طور پر ملاقات کی اور اس بات سے چار دن تک گریز کرتے رہے کہ وہ اپریل میں ادیس ابابا میں ہونے والی کانفرنس میں شرکت کرینگے ۱۵ دھڑوں کے فوجی جنگی سربراہوں نے ایک کانفرنس کی اور ان سب نے اس بات پر اتفاق کیا کہ اب امن وامان ہونا چاہیئے۔ ان میں جنرل آئیدید بھی شامل تھے۔ لیکن انہی ذرائع کا کہنا ہے کہ اس موقعہ پر آئیدید نے بحث مباحثے کو کئی دن تک جاری رکھنے کی کوشش کی آئیدید نے آغاز میں اس گفت وشنید کے خیال کو مسترد کر دیا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ ایک نئی کمیٹی قائم کی جانی چاہیئے۔ جو جنگ بندی کی نگرانی کرے جہاں تک آئیدید کے دھڑے کا تعلق ہے اس نے کہا ہے کہ باقی پارٹیاں اصل دھارے سے الگ چھوٹے چھوٹے گروپ ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے خیال میں ان چھوٹی چھوٹی پارٹیوں کو گفت وشنید میں موقعہ نہیں دیا جانا چاہیئے۔

اسلامک کونسل

اسلامک کونسل جسے پہلے کونسل آف اسلامک آئیڈیالوجی کہا جاتا تھا نے کہا ہے کہ ٹی وی پر ریکارڈ کی ہوئی اذان کا پیش کرنا غیر اسلامی ہے۔ اس کونسل نے ٹی وی کو ہدایت کی ہے کہ وہ انتظام کرے کہ ہر دفعہ باقاعدہ اذان دی جائے اور اس طرح ریکارڈڈ اذان کو پروگرام سے خارج کر دیا جائے۔ اسلامی کونسل نے یہ بھی کہا ہے کہ دیر گئے رات کے وقت پروگرام پیش کرنا درست نہیں ہے کونسل نے کہا ہے کہ رات کے وقت پی ٹی وی کا دورانیہ کم ہونا چاہیئے کیونکہ موجودہ طریق پر جب کہ کافی دیر تک پروگرام جاری رہتے ہیں۔ شہریوں کی نارمل زندگی پر برا اثر پڑتا ہے۔ خدائی قانون کے مطابق رات انسانوں کے آرام کے لئے ہے لیکن اگر خاصی دیر تک ٹی وی کے پروگرام جاری رکھے جائیں تو سننے والوں کی بھی نیند خراب ہوتی ہے اور جو سو جاتے ہیں وہ بھی ٹھیک طور پر سو نہیں سکتے۔ اور قانون قدرت کا اصل منشاء جو ہے اس کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔ اسلامی کونسل نے کہا ہے کہ امید ہے کہ ٹی وی کے منتظمین ان باتوں کا خیال رکھیں گے اور کوشش کریں گے کہ اسلامی کونسل نے جو کچھ کہا ہے اس پر پوری طرح عمل درآمد کیا جائے۔

فاک لینڈ کس کا ہے؟

فاک لینڈ نے کہا ہے کہ وہ دراصل مالوینا ہے اور ارجنٹائن کی ملکیت ہے اس سے قبل ۱۹۸۲ء میں برطانیہ اور ارجنٹائن میں اسی موضوع پر لڑائی ہو چکی ہے۔ اب پھر ارجنٹائن نے فاک لینڈ پر اپنا تسلط قائم کرنے کیلئے بیان دیا ہے۔ تو برطانوی وزارتِ خارجہ اس سے خاصا مشتعل ہو گئی ہے۔ برطانیہ نے کہا ہے کہ یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ فاک لینڈ برطانیہ کا حصہ ہے۔ ارجنٹائن کہتا ہے کہ وہ سال ۲۰۰۰ء تک یقیناً اسے واپس لے لے گا۔ اگرچہ وہ یہ بھی کہتا ہے کہ ایسا امن وامان ہی سے کیا جائے گا۔ برطانوی وزارت خارجہ کے نمائندے نے کہا ہے کہ فاک لینڈ میں ۱۹۸۲ء سے لے کر اب تک کسی قسم کی تبدیلی رونما نہیں ہوئی۔ یعنی وہ برطانیہ کا ہے اور برطانیہ ہی کے پاس رہے گا۔ برطانیہ کے وزیر خارجہ ڈگلس ہرڈ۔ یونس آئرس کا دورہ کرنے والے ہیں اور اس دورے کے موقعہ پر ہی ارجنٹائن نے یہ بیان دیا ہے۔ اگرچہ اس سے پہلے مسٹر ہرڈ اور ارجنٹائن کے صدر ملاقات کر چکے ہیں برطانیہ کا کہنا ہے کہ اس ملاقات مسٹر ہرڈ نے یہ بات واضح کر دی تھی کہ فاک لینڈز برطانیہ کا حصہ ہے۔ ارجنٹائن اس سلسلے میں فاک لینڈز پر اسلئے بھی تسلط جمانا چاہتا ہے تاکہ اسے وہاں ماہی گیری کے حقوق مل جائیں اور جو وہاں سے تیل نکلے اس میں سے بھی اسے حصہ ملے۔ اب دیکھنے والی بات یہ ہے کہ اگر برطانیہ نے ۱۹۸۲ء میں جنگ کر کے یہ ثابت کر دیا ہے کہ فاک لینڈز برطانیہ کا حصہ ہے تو اب ارجنٹائن کو ماہی گیری یا تیل میں حصہ کے لئے کس طرح فاک لینڈز دے دیا جائے گا۔ اس بات کا کوئی امکان نہیں ہے۔ ارجنٹائن انگلستان سے لڑ بھی نہیں سکتا۔ اور ایک دفعہ اس نے لڑ کے دیکھ بھی لیا ہے کہ وہ اس میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔

حزب اختلاف کی لیڈر

قومی اسمبلی میں حزب اختلاف کی لیڈر محترمہ بے نظیر بھٹو نے گزشتہ روز پی۔ ڈی۔ اے کے اس مطالبے کو دہرایا کہ ایک غیر جانبدار حکومت قائم ہونی چاہیئے جو منصفانہ انتخابات کروائے۔ آپ نے کہا کہ اس وقت جمہوریت ملک میں کام نہیں کر رہی۔ کیونکہ بار بار کوششیں کی جا رہی ہیں کہ حکومت عوام الناس کو رشوت دے اور اپوزیشن کے ممبروں کو جن کا پارلیمنٹ سے تعلق ہے اپنی طرف کھینچ لے۔ مس بھٹو اخبارات کے نمائندوں سے غیر رسمی طور پر بات کر رہی تھیں۔ اور یہ گفتگو بلاول ہاؤس میں ہو رہی تھی۔ پاکستان پیپلز پارٹی کے رہنما آفتاب شعبان میرانی جو سندھ کے سابق وزیر اعلےٰ ہیں۔ منظور وسن اور نثار کھوڑو، یوسف تالپور اور بیگم ارشد عباسی بھی اس موقعہ پر موجود تھیں۔ اس بات کو واضح کرتے ہوئے کہ آپکو قومی اسمبلی میں فارن افیئرز کمیٹی کی چیف منتخب کر لیا گیا ہے آپ نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ حکومت نے یہ کام تو نیک دلی سے کیا ہے۔ اور اسی نیک دلی سے میں نے اسے منظور کر لیا ہے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ اسمبلی کو زیادہ مؤثر بنانے کے لئے ایسا کیا گیا ہے اور اس لئے بھی کہ ایسے تعاون کے ساتھ جمہوریت کو فروغ مل سکتا ہے۔ پی ڈی اے کی لیڈر نے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ باوجود اس کے کہ اسمبلیاں موجود ہیں اور اپنا کام کر رہی ہیں۔ ہمیں ان پر کوئی اعتماد نہیں ہے اور ہم نہیں سمجھتے کہ اس سے پاکستان میں جمہوریت کو فروغ ملے گا۔ آپ نے کہا کہ بعض لوگ اس واقعہ سے بہت سی باتوں کو سامنے لانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن انہیں یقین ہے کہ ان کے انتخاب میں اسمبلیوں کی حیثیت کو کسی طرح بھی بدلا نہیں گیا۔ ہم اسمبلیوں میں اس لئے نہیں بیٹھتے کہ اسمبلیوں کو تسلیم کرتے ہیں بلکہ اس لئے کہ اگر ہم نہ بیٹھیں تو جمہوریت کا خاتمہ ہو جائے گا۔ البتہ ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اگر ہم اسمبلیوں میں نہ ہوں تو باہر سے ان کی اصلاح کریں گے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ میں اس سے پہلے بھی کمیٹیوں کی ممبر بنتی رہی ہوں۔ جبکہ وزیر مملکت برائے امور خارجہ صدیق کانجو ان کمیٹیوں کے صدر ہوتے تھے۔

پنجاب / معدنیات

پنجاب کے وزیر اعلیٰ غلام حیدر وائیں نے ایک سیاسی گروپ سے باتیں کرتے ہوئے کہا کہ ان کی حکومت نے تہیہ کر رکھا ہے کہ وہ اپنے صوبے میں معدنیات کو فروغ دینے کی کوشش کرے گی۔ انہیں یقین ہے کہ معدنیات کے سلسلے میں جو کام بھی ہوگا اس سے پنجاب کے باشندوں کی بہبود پر بہت اچھا اثر پڑے گا۔ اس سیاسی گروپ کے وفد نے وزیر اعلےٰ کو بتایا کہ چاچلی میں خام لوہا بکثرت پایا جاتا ہے۔ جسے حاصل کر کے ایک سٹیل مل بھی لگائی جا سکتی ہے۔ وفد نے وزیر اعلےٰ سے درخواست کی کہ وہ ان کی اس تجویز پر غور کریں۔ چنانچہ وزیر اعلےٰ نے انہیں یقین دہانی کرائی کہ وہ اس تجویز پر ہمدردانہ غور کریں گے اور ہر عملی اقدام جو اس سلسلے میں کیا جا سکے گا اس سے گریز نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے بہت سی ایسی پالیسیاں بنائی ہیں جن کے دور رس نتائج سے عوام الناس فائدہ اٹھائیں گے۔ جہاں تک تحقیقات کرنے والے دانشوروں کا سوال ہے آپ نے کہا کہ سیاسی سطح سے بلند ہو کر ہم ان کی امداد کریں گے۔ آپ نے اس وفد پر زور دیا کہ قدرتی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وسائل حاصل کرنے کے لئے تحقیقاتی سیل قائم کئے جانے چاہئیں اور اس کی اس قدر زیادہ ضرورت ہے کہ ان کی خواہش ہے کہ تمام سیاسی پارٹیاں اپنی اپنی جگہ پر یہ سیل قائم کریں۔ جس سے نظریاتی اور سیاسی تربیت کا بھی موقع ملے گا۔

اس وفد نے بعض علاقوں کے دیہاتی باشندوں کی مشکلات وزیر اعلیٰ کے سامنے رکھیں ان میں سے زیادہ تر طبی سہولیات کے متعلق تھیں وزیر اعلیٰ نے اپنے ایڈوائزر پیر سید بن یامین رضوی کو ہدایت کی کہ وہ ڈسٹرکٹ ہیلتھ یونٹ اور رورل ہیلتھ سنٹر کا گوجرانوالہ کے علاقے میں معائنہ کریں۔ اور اس سلسلے میں وزیر اعلیٰ کو رپورٹ پیش کریں تاکہ مزید کارروائی کی جا سکے۔

عرب ریاستوں کے وزرائے خارجہ

غازہ پٹی اور مغربی کنارے سے ۴۱۵ فلسطینیوں کی بے دخلی اور ان کا لبنان اور اسرائیل کے درمیان نو مینز لینڈ میں سردی کی شدت میں دن گذارنا سارے عالم اسلام پر گراں گزرا ہے اور عرب ریاستوں کو خاص طور پر اس بات کا دکھ ہے کہ ان کے عرب بھائیوں کے ساتھ یہ سلوک کیا گیا ہے۔ چنانچہ گذشتہ روز قاہرہ میں عرب ریاستوں کے وزرائے خارجہ کا ایک اجلاس ہوا جس میں انہوں نے متفقہ طور پر اس بات کا مطالبہ کیا ہے کہ اسرائیل پر پابندیاں لگائی جائیں۔ اگر دوسرے بعض ممالک پر پابندیاں لگا کر اقوام متحدہ اپنی بات منوانی چاہتا ہے تو اسرائیل جس نے ایک انتہائی گھناؤنے جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ اس پر پابندیاں کیوں نہ لگائی جائیں اور اسے اس بات پر کیوں نہ مجبور کیا جائے کہ وہ ان فلسطینیوں کو واپس لے۔ اسرائیل نے بار بار کہا ہے کہ وہ کسی دباؤ کے ماتحت آنے کے لئے تیار نہیں اور وہ کسی طرح بھی ان فلسطینیوں کو واپس نہیں لے گا جب تک کہ ان کی ملک بدری کا عرصہ جو دو سال تک ممتد ہے پورا نہیں ہو جاتا۔ بہر حال تمام عرب ریاستوں کے وزرائے خارجہ کی اس قرارداد سے امید کی جا سکتی ہے کہ اقوام متحدہ اس کی طرف توجہ دے گا اور اگر اسرائیل اس کی بات نہ مانے تو اس پر پابندیاں لگائے گا۔

بل کلنٹن / صدر صدام

ایک دن بل کلنٹن امریکہ کے نئے منتخب صدر نے نیویارک ٹائمز کو بتایا کہ اگر صدر صدام اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق عمل کریں تو وہ ان کے ساتھ بہتر تعلقات کی کوشش کریں گے۔ لیکن اس سے اگلے ہی روز بل کلنٹن نے یہ ارادہ بدل لیا اور انہوں نے کہا کہ ان کا ہرگز ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے کہ وہ صدر صدام حسین کے ساتھ سفارتی تعلقات دوبارہ قائم کریں۔

اخباری ذرائع نے پہلے یہ سوچا تھا کہ کلنٹن نے اپنے رویہ میں نرمی پیدا کر کے یہ کہا ہے کہ وہ صدر صدام سے تعلقات بہتر بنانے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن ایک پریس کانفرنس میں جو لٹل راک آرکنساس میں ہوئی۔ مسٹر کلنٹن نے کہا کہ ان کے بیان کو نیویارک ٹائمز نے غلط طریق پر پیش کیا ہے۔ انہوں نے یہ ہرگز نہیں کہا تھا کہ وہ صدام کے ساتھ بہتر تعلقات کے لئے تیار ہیں۔

تجزیہ نگار اور ماہر سیاستدانوں کا خیال ہے کہ کلنٹن کو اس بات پر مجبور کیا گیا کہ وہ اپنے پہلے پیش کردہ خیال کی تردید کریں۔ کیونکہ ان کا وہ بیان امریکی مسلسل پالیسی کے خلاف تھا۔ نیویارک ٹائمز نے اپنے ایک مضمون میں کہا تھا کہ بل کلنٹن عراق کے ساتھ ایک نئے آغاز کے لئے تیار ہیں۔ اور اس میں کیا شک ہے کہ اگر انہوں نے یہی الفاظ استعمال کئے تھے تو نیویارک ٹائمز میں چھپنے والا مضمون اسی بات کی طرف توجہ دلاتا تھا کہ اب امریکہ کی پالیسی میں کسی قدر نرمی آجائے گی اور صدام حسین کے ساتھ امریکہ تعلق بش کے دور کی نسبت بہتر ہو جائیں گے۔

عراق پر حملہ

عراق پر امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے حملے کے متعلق پینٹاگان نے این بی سی کے نمائندے فریڈ فرانسس نے بتایا ہے کہ امریکہ کے لڑاکوں نے کٹی ہاک سے اڑ کر حملہ کیا اور اسی طرح سعودی عرب میں چار بھی اڑے۔ ان کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ بہت محدود ہوائی حملہ کر سکتے ہیں۔ بش انتظامیہ کے ایک افسر نے کہا کہ یہ تو صدام کے لئے صرف ایک ہلکا سا تھپڑ لگانے والی بات ہے حقیقی معنوں میں اس کی پٹائی نہیں کی گئی۔ فرانسس نے یہ بھی بتایا کہ یہ حملہ کیا تو سوموار کے روز جانا تھا لیکن موسم کی خرابی کی وجہ سے اسے ایک دن کے لئے روکنا پڑا۔ انتظامیہ کے سرکاری افسروں نے جنہوں نے کہا کہ ان کا نام نہ بتایا جائے۔ نیوز ایجنسیوں کو بتایا ہے کہ بدھ کے روز رات کے وقت حملہ کرنے کا پروگرام تھا۔ عراق اور امریکہ کے وقت میں آٹھ گھنٹے کا فرق ہے یعنی جی این۔ٹی سے تین گھنٹے قبل اس نمائندے نے مزید کوئی تفاصیل نہیں بتائیں۔ جہاں تک محکمہ دفاع کا تعلق ہے انہوں نے اس سلسلے میں کچھ کہنے سے انکار کر دیا۔ البتہ اس طرف اشارہ کیا کہ خلیج میں کٹی ہاک میں جہاز تیار کھڑا ہے اور وہ وائٹ ہاؤس سے اشارہ ملنے کا انتظامیہ کر رہے ہیں برطانوی امریکی اور فرانسیسی جہاز جن کی تعداد تقریباً ۱۰۰ ہے وہ بھی خلیج کے علاقے میں تیار ہیں۔ اس سے پہلے انتظامیہ کے حکام نے اس بات کی توثیق کی کہ صدر جارج بش اور ان کے حامیوں نے کئی دفعہ بغداد کو تنبیہہ کرنے کے بعد حملے کا فیصلہ کیا تھا۔ امریکہ کے حکام دفاع نے عراق کو تنبیہہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ نوفلائی زون کی خلاف ورزی کرنی چھوڑ دے نوفلائی زون کے ذریعے شیعہ لوگوں کی جو عراق کے خلاف ہیں۔ حفاظت مقصود ہے۔

ملائشیا کا ویزا

ملائشیا کی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ ہندوستان پاکستان بنگلہ دیش اور سری لنکا کے لوگ جن کے پاس اپنے اپنے ملک کے پاسپورٹ ہیں انہیں یکم جنوری سے ملائشیا کا ویزا لینا پڑے گا اور اس کے لئے ضرورت اس بات کی ہو گی کہ ملائشیا میں کوئی شخص ان کی گارنٹی دے یا ان کو سپانسر کرے اب تک ان چاروں ملکوں کے باشندوں میں سے صرف ہندوستان کے باشندوں سے ویزا کا مطالبہ کیا جاتا تھا جبکہ پاکستان، بنگلہ دیش اور سری لنکا کے لوگ جب ملائشیا پہنچتے تھے تو انہیں ویزا مل جاتا تھا ۱۹۹۲ء میں دوبئی میں ایک ایرلائن کی شہادت پر تقریباً ۳۲۰۰ ہندوستانی باشندے متحدہ عرب امارات سے چل کر ملائشیا پہنچے۔

(باقی صٓ پر)

عبدالسمیع نون

ایک چھوٹی سی بات

"الفضل" میں آپ نے جو اسلوب بھی اپنایا ہے۔ بہت ہی مفید اور معلوماتی ہوتا ہے میں الفضل کے محاسن کا ذکر تو کسی اور نشست کے لئے اٹھا رکھتا ہوں آج صرف "ایک چھوٹی سی بات" کی افادیت کے پیش نظر میں بھی ایک "چھوٹی سی بات" ہی عرض کرتا ہوں۔

اکثر دیکھا گیا ہے کہ بھرپور معانقہ ہو رہا ہے اور چونکہ پہچان نہیں ہوتی کسی شخص کا نام لے لیا جاتا ہے کہ آپ فلاں شخص کے بیٹے ہیں اور یہ قیاس آرائی اکثر و بیشتر بالکل غلط ہوتی ہے۔ اب جسے کسی غیر شخص کا بیٹا بتایا گیا ہے اس کی خفت چھپائے نہیں چھپتی بلکہ اچھی خاصی گالی بن جاتی ہے۔ ایسا اندازہ لگانے والے کی خام عقلی کے پیش نظر ندامت کے اظہار پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے لیکن بعض دفعہ اس کا بڑا سخت اور افسوسناک ردعمل بھی ظاہر ہوتا ہے اور نوبت لڑائی تک پہنچ جاتی ہے اس لئے تجویز یہ ہے کہ جب تک قطعی یقین نہ ہو کسی شخص کی ولدیت کے بارہ میں بے جا تک بندی سے اجتناب ہی کیا جائے اگر کوئی صاحب ضرور اپنی علمیت جانچنا چاہیں تو "مجوزہ والد" کا نام لے کر یہ کہہ سکتے ہیں کہ آپ کا فلاں شخص کے ساتھ کیا رشتہ یا تعلق ہے۔

پھر بعض دوستوں کی عادت ہوتی ہے کہ بجائے اپنا تعارف کرانے کے پہیلیاں اور بجھارتیں ڈالنا شروع کر دیتے ہیں کبھی فون پر اور کبھی بالمشافہ ملاقات کے موقعہ پر۔ مثلاً سوال ہوتا ہے "جانتے ہو میں کون ہوں" اس سے مخاطب جو نہیں پہچان رہا ہوتا ہے اسے خواہ مخواہ امتحان میں ڈال دیا جاتا ہے۔

کیا اس سے بہتر نہیں کہ آتے ہی اپنا تعارف کرا دیا جائے اور اپنے آپ کو اتنا اہم شخص نہ سمجھ لیا جائے کہ سبھی لوگ آپ کو جانتے اور پہچانتے ہیں۔

"اپنے آپ کو انسانیت کے لئے وقف کر دیں۔"
(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میاں محمد ابراہیم

کھیل اور کھلاڑی

اگر "الفضل" کا یہ پرانا کالم ابھی تک رواں دواں ہو تو ہلکے پھلکے انداز میں لکھا ہوا میرا یہ مضمون شائع فرما کر ممنون فرماویں۔

بالعموم میں پچھلے پہر باسکٹ بال گراؤنڈ کے گرد ٹہلنے کے لئے چلا جاتا ہوں۔ باسکٹ بال کی یہ "کورٹ" حضرت مرزا ناصر احمد صاحب اس وقت پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ (بعد میں حضرت امام جماعت الثالث) نے صرفِ کثیر سے نہایت ذوق و شوق سے بنوائی تھی۔ یہ وہی گراؤنڈ ہے جس نے ملکی بلکہ بین الاقوامی معیار کے متعدد کھلاڑی پیدا کئے۔ جن کو شہرت کے مینار پر کھڑا کرنے میں مکرم ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب اور محترم چوہدری محمد علی صاحب کا خاص حصہ ہے۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ ربوہ میں باسکٹ بال کا شوق ابھی تک موجود ہے۔ TALENT موجود ہے۔ جس کی نشوونما ہوتی رہی تو خدا کے فضل سے ربوہ کی کھیل کا پرانا معیار قائم رہے گا۔ اگرچہ مجھے آج کل وہ دراز قد کھلاڑی نظر نہیں آتے جو اس کھیل کے لئے خاص طور پر مطلوب ہوتے ہیں۔

باسکٹ بال کی متذکرہ کورٹ کا میں چکر اس کے کنارے کنارے لگاتا ہوں۔ تاکہ کھیل کے میدان میں کھلاڑی مشق نہ بھی کر رہے ہوں تو کھیل کے میدان کی عظمت قائم رہے۔ اور کورٹ کا تقدس مجروح نہ ہو۔ میدان کے اندر نہ جانا اور اسے CROSS نہ کرنا۔ میری طبیعت میں بچپن سے رچ چکا ہے۔ میری طالب علمی کے زمانہ میں جموں کالج کے پرنسپل "ولایت پلٹ" مسٹر واد یا ہوا کرتے تھے۔ جنہوں نے کالج کی گراؤنڈز کو بہت لگن اور محنت شاقہ سے قابلِ رشک بنا دیا تھا۔ اگر کوئی طالب علم گراؤنڈ کے پہلو بہ پہلو چلنے کی بجائے کسی وقت اسے CROSS کر لیتا اور پرنسپل کی عقابی نگاہ اس کو تاڑ لیتی۔ تو مجرم کو اشارہ سے اپنے پاس بلاتے اور اس کے ہاتھ میں جرمانے کی چٹ تھما دیتے اور کہتے کہ اسے صبح دفتر میں دے دینا۔ الغرض اگر کسی کھلاڑی کی شروع سے ہی تربیت صحیح خطوط پر ہو جائے تو زندگی بھر وہ معاشرہ کا مفید فرد بنا رہتا ہے۔ اسی ضمن میں خاص بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے ان بچے اور بچیوں کو سکول سے گھر واپس لوٹتے وقت اس قابلِ تحسین وصف کو اپنانے کا اہتمام کرنا چاہیئے کہ وہ باسکٹ بال کی گراؤنڈ کو CROSS نہ کیا کریں۔ بلکہ اس کے کناروں سے گزریں۔ سکول آتے جاتے باوقار اور سلیقہ شعار بچیوں کو باسکٹ بال گراؤنڈ میں سے گزرنے کی بجائے اس کے کناروں سے آجانا چاہیئے۔ گراؤنڈ کے اندر سے گزرنے سے گراؤنڈ صاف نہیں رہتی۔ اور ان کی جوتیوں کا گند، گراؤنڈ کو نازیب بنا دیتا ہے۔ صفائی اور نظافت ویسے بھی ایمانیات کے اجزاء میں شمار ہوتے ہیں۔ ہمارے نوجوان بچوں اور بچیوں کو اس امر کو ملحوظ خاطر رکھنا چاہیئے۔

باسکٹ بال کی گراؤنڈ کے ساتھ ہی کرکٹ کا میدان ہے۔ ایک نہیں متعدد جو شام کو کھلاڑیوں سے بھرپور ہوتے ہیں۔ میرا کرکٹ کا شوق جو ایک لحاظ سے میری گھٹی میں داخل ہے۔ بدستور قائم ہے۔ اب میں خود تو عمر کے تقاضا سے عملاً کھیل میں حصہ نہیں لے سکتا لیکن دیکھ کر تو محظوظ ہوتا ہوں۔ اور پرانا کھلاڑی ہونے کی وجہ سے کرکٹ کے اصول سکھلا بھی سکتا ہوں۔ بعض اوقات میں لاشعوری طور نیٹ NET کے قریب کھڑا ہو جاتا ہوں اور کرکٹ کے وہ کھلاڑی جو مجھے جانتے پہچانتے ہیں۔ پاس آجاتے ہیں اور ہم کھیل پر بے تکلفی سے تبصرہ کرتے ہیں۔ میں نے اکثر دیکھا ہے کہ ہونہار کھلاڑی اپنے پسندیدہ قومی ہیرو کے سٹائل کو اپنانے کا اہتمام کرتے ہیں۔ ہر باؤلر جب کریز کے قریب آتا ہے تو عمران خان کی طرح اچھل کر بال پھینکتا ہے۔ اسی طرح ہر بلے باز سلیم ملک کی طرح ہر سیدھے اور معیاری بال کو ON کی سمت دھکیلتا ہے۔ جو "ون ڈے" گیم کا خاصہ بن چکا ہے کیونکہ اس کھیل کا تقاضا ہے کہ جس طرح بھی ممکن ہو "رن" بنائی جائے۔ لیکن یہ میلان ٹیسٹ کرکٹ پر ناخوشگوار اثر ڈالتا ہے۔ ہر گیند کو اسی طرح کھیلا جانے[?] جس کی وہ مستحق ہو تو ٹیم کھلاڑی کی صلاحیت سے استفادہ کر سکتی ہے ورنہ نہیں۔ ہر باؤلر کا اپنا اپنا انفرادی اور ذاتی سٹائل ہوتا ہے۔ وہی جو قدرت نے اسے ودیعت کیا ہے۔ دوسروں کی نقل اتارنے سے وہ اپنی صلاحیت بھی کھو بیٹھتا ہے اور اس کی چال بے ڈھنگی ہو جاتی ہے۔ سلیم ملک کا میں نے اوپر ذکر کیا اس کے ساتھ ہی ورلڈ چیمپئن پاکستان نے جو ذلت آمیز مظاہرہ حالیہ سیریز میں کیا ہے اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ شاید ہماری یہ عادت بن چکی ہے کہ ہم خود اپنی تعریف کرتے نہیں تھکتے۔ دوسرے ملک کی ٹیمیں میچ کی تیاری کرتی ہیں، سر جوڑ کر بیٹھتی ہیں۔ اپنے نقائص دور کرتی ہیں ہر شکست سے فائدہ اٹھاتی ہیں۔ لیکن ہم ہیں کہ گذشتہ ریکارڈ پر اتراتے رہتے ہیں اپنے نقائص دور نہیں کرتے۔ ہم بالعموم دو سو رنز کے قریب آل آؤٹ ہو جاتے ہیں۔ دوسرے ممالک کے بیٹسمین اعتماد سے کھیلتے ہیں اور بالعموم ابتداء میں تحمل سے کام لیتے ہیں۔ لیکن ہم ہیں کہ آتے ہی غیر ذمہ دارانہ طریق سے جارحانہ انداز اختیار کر لیتے ہیں۔ اور اسی طرح آؤٹ ہو کر بعد میں آنے والوں کے لئے مصیبت کھڑی کر دیتے ہیں۔ موجودہ سیریز میں ہم ہارے صرف اسی وجہ سے ہیں کہ ہماری بیٹنگ لائن آپ نے کسی میچ میں بھی CLICK نہیں کیا بلکہ شاید کر ہی نہیں سکتی۔ یہ صحیح ہے کہ کوئی بھی پوری ٹیم کبھی بھی نہیں چلتی۔ دو تین کھلاڑی ہی نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کیا کرتے ہیں۔ لیکن ہمارے ہاں کا تو کوئی ایک کھلاڑی بھی قابلِ ذکر طور پر نہیں چل سکا۔ ہمیں اپنی بیٹنگ کی طرف خاص دھیان دینا چاہیئے۔ ویسے عمران کے جانے سے کپتانی کے لحاظ سے میاں داد ویسے ہی ہوشیار اور تجربہ کار ہیں۔ کمی صرف بیٹنگ کی ہے۔

مختصرات

مکرمہ عصمت جہاں صاحبہ دار العلوم غربی ربوہ سے لکھتی ہیں کہ بعض بچے شرارتی ہوتے ہیں۔ ان کے پاس کوئی تجربہ یا معلومات نہیں ہوتیں۔ لہذا اکثر نازیبا حرکات کرتے ہیں۔ اور ناشائستہ کلمات بھی منہ سے نکال بیٹھتے ہیں۔ ان کو پیار سے سمجھانا چاہیئے۔ ان کو ڈانٹتے وقت یہ ضرور ذہن میں رکھیں کہ ان کی بھی عزتِ نفس ہے۔ سب کے سامنے ڈانٹنے سے بچوں کی بھی عزتِ نفس اسی طرح مجروح ہوتی ہے جس طرح بڑوں کی۔ لہجہ کو دھیما اور نرم رکھنا بھی ضروری ہے۔ اساتذہ کو بطور خاص اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے۔ اسی سے بچوں کی خود اعتمادی ٹوٹتی ہے۔ اور پھر یہ دیکھنا بے حد ضروری ہے کہ آیا یہ بات اتنی زیادہ اہم ہے کہ بچے کو سختی سے ڈانٹے بغیر چارہ نہ ہو؟

موصوفہ ایک اور مضمون میں جس کا عنوان انسانوں کے لئے لمحۂ فکریہ ہے اس امر کی طرف توجہ دلاتی ہیں کہ آج بوسنیا، کشمیر، فلسطین، تاجکستان، صومالیہ، موزمبیق، جنوبی افریقہ، آذربائی جان اور آرمینیا میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ انسان کی درندہ صفتی اور وحشیانہ پن کو ظاہر کر رہا ہے۔ سوال ہے کہ کیا کچھ انسان اس قدر وحشی ہیں کہ اپنی ہی صنف کو اپنے ہاتھوں سے تباہ کر دیں۔ بدقسمتی سے اس کا جواب ہاں میں ہے۔

لیکن ایک اور اہم سوال یہ بھی ہے کہ یہ سب کچھ دیکھ کر خاموش رہنے والے بھی تاریخ کی نظر میں اسی طرح مجرم قرار پائیں گے جس طرح یہ ظلم کرنے والے عدالت کے کٹہرے میں کھڑے ہوں گے۔

جماعت احمدیہ ادرحماں کے ایک نہایت مخلص دوست مکرم خان محمد صاحب ابن ولی محمد صاحب مورخہ ۱۲ جنوری ۹۳ء کو صرف ایک دن بیمار رہ کر بھاگٹا[?] ضلع سرگودھا کے ہسپتال میں قضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔ ان کی عمر ۶۰ سال تھی۔

موصوف ایک سادہ اور مخلص احمدی تھے۔ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں باقاعدگی سے خط لکھوایا کرتے تھے۔ آپ کی وفات سے جماعت ادرحماں ایک بابرکت اور فعال وجود سے محروم ہو گئی ہے احباب کرام سے انکی بلندئ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفینِ نَو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفینِ نَو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

جو دوست وقف نو میں شامل اپنے بچوں کی تصاویر الفضل میں شائع کرانا چاہتے ہیں۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ پاسپورٹ سائز بلیک اینڈ وائٹ اور صاف تصاویر بھجوائیں۔ یاد رہے کہ رنگین فوٹو ہو تو اخبار میں تصویر واضح نہیں آتی۔
(ادارہ)

وسیم اعجاز ابن ملک اعجاز احمد
کڑیالہ ۔ حافظ آباد

عدنان احمد ابن چوہدری محمد اشرف تارڑ
کولوتارڑ ۔ ضلع گوجرانوالہ

ذیشان رشید ابن عبدالرشید زرگر
حافظ آباد

حماد نعیم ابن نعیم احمد
حافظ آباد

صائمہ مبارک ابن مبارک احمد
پریم کوٹ ضلع گوجرانوالہ

منصور احمد ابن مبشر احمد
پریم کوٹ ضلع گوجرانوالہ

مبشر احمد ابن منور احمد
پریم کوٹ ضلع گوجرانوالہ

طیب سفیان ابن محمد لطیف ہنجرا
پریم کوٹ ضلع گوجرانوالہ

قمر زمان ابن ملک محمد انور
پھنی جاناں ضلع گوجرانوالہ

مدثر احمد ابن مبشر احمد
پریم کوٹ ضلع گوجرانوالہ

لقمان احمد ابن خلیل احمد
پریم کوٹ ضلع گوجرانوالہ

بقیہ صفحہ ۵

انہوں نے ویزے ابوظہبی میں اپنے سفارتی مشنوں سے لئے تھے اور اسی طرح دبئی سے بھی اگرچہ دیگر ممالک کے متعلق ایسے اعداد و شمار تو موجود نہیں ہیں لیکن کہا جاتا ہے کہ وہ بغیر ویزا کے سفر کرتے رہے ہیں۔ اب ان چاروں ملکوں کے باشندوں کو ملائشیا میں ایک سپانسر یا گارنٹی دینے والا شخص موجود ہونا چاہیئے۔ جو ملائشیا کا باشندہ ہو یا ملائشیا میں مستقل طور پر رہائش رکھنے والا ہو اور اسے ملائشیا میں کچھ رقم وہاں جمع کرانی پڑے گی جو وہ امیگریشن کے پاس جمع کروائے گا اور اس کے بعد اسے کسی شخص کو ملک میں لانے کی اجازت دی جائے گی۔ جب اس طرح ملائشیا میں آنے والا شخص ملائشیا سے چلا جائے تو یہ جمع کروائی گئی رقم واپس مل جائے گی۔ سنگاپور ائرلائن نے حال ہی میں بتایا تھا کہ ملائشیا کو جانے والے کم از کم ۷۲ گھنٹے کا ٹرانزٹ ویزا یہاں پہنچتے ہی لے سکتے ہیں۔ البتہ ان کے پاس آگے جانے کے لئے بکنگ ہونی چاہیئے۔

ایک وقت میں تین کام

دھوئے بھی
چمکائے بھی
کپڑوں کو مہکائے بھی

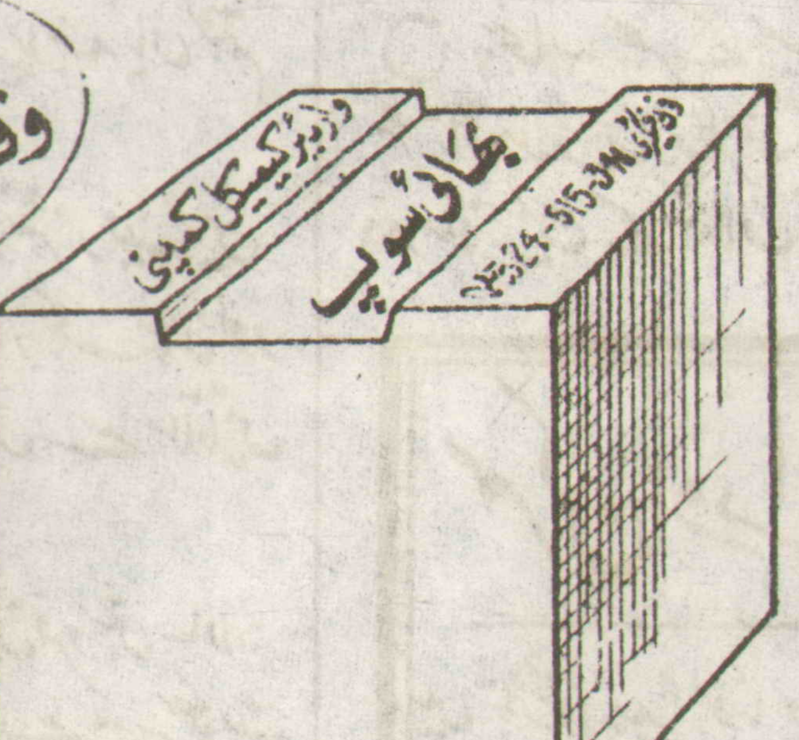

WARRIOR بھائی سوپ رجسٹرڈ WARRIOR

وزن میں پورا ◉ معیار میں اعلیٰ

بھائی سوپ جدید اور اعلیٰ اجزا سے تیار ہونے والا صابن جو کپڑوں کو صاف کرنے کیساتھ ساتھ متعدی امراض کے جراثیموں سے بھی پاک کرتا ہے۔
اونی سوتی اور ریشمی کپڑوں کی اعلیٰ دھلائی کے لئے مشہور زمانہ وارئیر کیمیکل کمپنی کا بھائی سوپ استعمال کریں!

وارئیر کیمیکل کمپنی (رجسٹرڈ) پاکستان فیصل آباد

فون نمبر سیل آفس فیصل آباد ۷۱۷۷۶۴ - ۷۷۷۶۴
فیکٹری ۶۱۵ - ۳۴۰ / ۰۴۵۲۴

اعلانِ نکاح

○ مکرم میاں ریاض احمد صاحب ولد میاں احمد بخش صاحب موضع سمندر ضلع جھنگ کا نکاح مکرمہ زبیدہ بیگم صاحبہ بنت میاں غلام نبی صاحب کوٹ قاضی ضلع جھنگ کے ہمراہ مبلغ پانچ صد روپے حق مہر پر مکرم میاں محمد موسیٰ صاحب نے مورخہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۵۳ء کو پڑھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: یکم فروری۔ صبح سے ہلکے ہلکے بادل ہیں۔ کبھی دھوپ بھی نکل آتی ہے۔ سردی کل سے زیادہ ہو گئی ہے۔

○ سندھ ہائیکورٹ نے محترمہ بے نظیر بھٹو کے خاوند آصف علی زرداری کی ضمانت منظور کر لی ہے۔ اب خصوصی عدالت سے ان کی ضمانت منظور ہو جانے کے بعد وہ رہا ہو جائیں گے۔ اس سے قبل مختلف عدالتیں انہیں ۹ مقدمات میں بری کر چکی ہیں اور دو مقدمات میں انکی ضمانت منظور ہو چکی ہے۔

○ رکن قومی اسمبلی مسٹر آصف علی زرداری نے اپنی رہائی پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ معلوم ہوتا ہے نواز شریف نے نادان دوستوں کا گھیراؤ توڑ دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ رہائی کے بعد اہلیہ کی عیادت کے لئے جاؤنگا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کشمیر کے سرحد سیل کئے جانے کی خبروں پر حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہم اس حرکت کا تصور بھی نہیں کر سکتے اس سے کشمیریوں کی تحریک کو دھچکا لگے گا جس کی ذمہ دار حکومت ہو گی۔

○ قیام پاکستان کے بعد سے اب تک بھارت میں ۱۰ ہزار مسلم کش فسادات ہو چکے ہیں۔ ان فسادات میں لاکھوں مسلمان شہید کئے جا چکے ہیں۔ حالیہ فسادات میں ایک گاؤں کی پوری مسلمان آبادی قتل کر دی گئی۔

○ سری نگر میں بھارتی فوج نے ۱۵ مکان جلا دیئے ۱۶ افراد کی ہلاکت کا خدشہ ہے۔

○ پاک بھارت سرحد پر رینجرز اور ملزمان کے مابین فائرنگ سے ایک ملزم ہلاک ہو گیا۔

○ نیویارک ٹائمز نے لکھا ہے کہ پاکستان اور بھارت کی ہنگامہ خیز سیاست ایٹمی جنگ کے خطرے کو بڑھا سکتی ہے روس، امریکہ معاہدے کے بعد اب ایٹمی جنگ کا خطرہ جنوبی ایشیا میں منتقل ہو گیا ہے۔

○ بنگلہ دیش کی وزیر اعظم خالدہ ضیاء پر ڈھاکہ میں ایک جلسہ عام سے خطاب کے دوران قاتلانہ حملہ ہوا جس سے وہ بال بال بچ گئیں۔

○ چین نے کہا ہے کہ چین کشمیر کے بارے میں پاکستان کے مؤقف کی حمایت کرتا رہے گا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو اپنے حالیہ غیر ملکی دورہ میں بعض بڑے ملکوں کو پاکستان کی مخالفت ترک کرنے پر آمادہ کریں گی۔ طبیعت بحال ہونے پر محترمہ اہم مشن پر امریکہ جائیں گی۔ جہاں پاکستان کو دہشت گرد ملک قرار دینے کی کوششیں ناکام بنانے میں مدد کریں گی۔ وہ آٹھ امریکی یونیورسٹیوں میں لیکچر دیں گی۔ اور امریکی حکام پر واضح کریں گی کہ ملک ایٹمی پروگرام کے بغیر ترقی نہیں کر سکتا۔

○ وزیر اعظم پاکستان محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ پاکستان عالمی سیاست میں اہم کردار ادا کرے گا۔ انہوں نے غیر ملکی سرمایہ کاروں کو کہا کہ وہ پاکستان میں سرمایہ کاری کریں۔ ہم نے مختلف شعبوں میں پابندیاں ختم کر دی ہیں۔

○ وزیر اعظم نے سوئٹزرلینڈ میں قیام کے دوران ہالینڈ، ازبکستان اور سوئٹزرلینڈ کے لیڈروں سے ملاقاتیں کیں۔

○ پاکستان کے ہیروئن فروش سالانہ ۸۰ ارب روپے کما رہے ہیں حکومت کی طرف سے منشیات فروشوں کے خلاف مہم شروع ہونے سے بڑے بڑے ہیروئن فروش ملک سے فرار ہو گئے ہیں۔

○ بوسنیا میں خانہ جنگی ختم کرانے کے متعلق امن مذاکرات ناکام ہو گئے ہیں۔ متحارب فریقوں نے دس خود مختار صوبوں میں تقسیم کے منصوبے سے اتفاق نہیں کیا۔

○ آزاد کشمیر کے صدر سردار عبدالقیوم نے کہا ہے کہ صدر اسحٰق آئندہ صدارتی انتخابات میں موزوں ترین امیدوار ہیں۔

○ خان عبدالولی خان نے کہا ہے کابل میں بنیاد پرست خواتین کی عزتیں لوٹ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہر محلے اور ہر گلی میں علیحدہ علیحدہ حکومتیں قائم ہو چکی ہیں۔ کسی کی جان و مال محفوظ نہیں۔

○ عرب ممالک نے اسرائیل کے خلاف ایک قرارداد کا مسودہ تیار کیا ہے جس میں اسرائیل کو اس بات کا پابند کیا جائے گا کہ وہ سابقہ تمام قراردادوں پر عمل کرے۔

○ بھارت کے تین صوبوں میں مسلم کش فسادات جاری ہیں۔ دہلی میں بم کا دھماکہ ہونے سے دو افراد ہلاک اور درجنوں زخمی ہو گئے۔

○ جرمنی کے چانسلر مسٹر ہلمٹ کوہل نے کہا ہے کہ بوسنیا کو اسلحہ کی فراہمی پر عائد پابندیاں ختم کر دی جائیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہم بوسنیائی مسلمانوں کی مدد نہیں کر سکتے تو انہیں اپنے دفاع کا موقعہ ملنا چاہیئے۔

○ صدر، وزیر اعظم، چیئرمین، ڈپٹی چیئرمین، سینٹ، سپیکر، ڈپٹی سپیکر اور وزراء کی تنخواہوں میں اضافے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

○ پیپلز پارٹی میں وارڈ سے لے کر چیئر پرسن تک کے انتخابات کرانے کے لئے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔

○ پنجاب بھر کے ہسپتالوں میں ۴۵۱ ہڑتالی ملازمین برطرف کر دیئے گئے ہیں۔ دو ملازمین کے خلاف قتل اور ۱۲۹ ملازمین پر امن و امان میں خلل ڈالنے کا مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔ لاہور کے تین ہسپتالوں سے ۱۱۵ ملازمین برطرف کر دیئے گئے۔

○ گذشتہ سال (۱۹۹۲ء میں) ۳ کروڑ ۷۰ لاکھ سیاح پاکستان آئے۔ سیاحوں کی تعداد میں یہ اضافہ ۲۲ فیصد ہے۔

○ بنگلہ دیش کی وزیر اعظم خالدہ ضیاء نے خراب ملکی صورتحال کی وجہ سے فرانس کا دورہ ملتوی کر دیا ہے۔

○ روس کے صدر یلسن پر فوج کے ایک میجر نے قاتلانہ حملہ کیا۔ حملہ آور کو گرفتار کر لیا گیا۔ صدر یلسن حملہ سے بچ گئے ہیں۔

○ کابل پر پھر راکٹوں سے حملہ کیا گیا۔ ۱۶ افراد ہلاک ہو گئے۔ افغان باغیوں نے دارالحکومت پر ۲۸ راکٹ داغے سرکاری طیاروں اور توپ خانے نے جوابی حملہ کیا۔

○ دریائے فرات کے پانی کی تقسیم کے مسئلہ پر ترکی اور عراق میں ٹھن گئی ہے۔

○ کینیا میں ٹرین دریا میں گر جانے سے ۱۵۰ افراد ہلاک ہو گئے۔

○ زائر کے دارالحکومت کنشاسا میں دو دن کی لڑائی کے بعد ۴۵ افراد مارے گئے۔ صورت حال بدتر ہوتی جا رہی ہے۔

سرکن اور اپھارہ

نیز حیوانات کی دیگر امراض مثلاً بندش، سوزش پستان، ٹک، جلد کی خرابی، جیر، چیچک، واہ، زہر باد، جانوروں کا بخار اور تھنوں میں نارگلٹی پیدا ہونا وغیرہ کے لئے۔ کیور یٹو ادویات حیوانات CURATIVE VETERINARY MEDICINES دستیاب ہیں۔

لٹریچر مفت بذریعہ ڈاک ایک روپیہ کا ٹکٹ بھجوا کر طلب کریں۔

وٹرنری ڈاکٹرز فری سیمپلز اور لٹریچر براہ راست کمپنی سے طلب کریں۔

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون ۷۷۱ / ۶۰۶

پتہ

جبوب مفید اٹھرا
۱۵ گرام ۱۶/-
۶۰ گرام ۴۸/-

اکسیر اولادِ نرینہ
(کورس)
۱۵۰/- روپے

زد جام عشق
خاص
۴۸۰/- روپے

روشن کاجل
۵/- روپے

تریاقِ معدہ
۱۰/- روپے
۲۰/- روپے

NASIR ناصر

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ

فون ۵۳۴ - ۶۳۴ (۰۴۵۲۴)